مستدرک کی اہمیت :

مستدرک کا شمار حدیث کی مشہور اور اہم کتابوں میں ہوتا ہے اور بعض حیثیتوں سے اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی نے المستدرک کو کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔ (عجالہ نافعہ) اس طبقہ میں مسند دارمی، سنن دارقطنی، مسند ابو داؤد طیالسی اور مصنّف ابو بکر بن ابی شیبہ جیسی اہم اور بلند پایہ کتابیں ہیں۔ بعض محدّثین نے اس کا پایہ صحیح ابن حبان کے قریب قریب بتایا ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی) حافظ ابن صلاح اور امام نووی نے صحاح کے بعد حدیث کی جن کتابوں کو زیادہ اہم اور قابل اعتماد اور پُراز منفعت قرار دیا ہے۔ ان میں دارقطنی کے بعد اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ (مقدمہ ابن صلاح ص ۱۹۲، تدریب الراوی ص ۳۰، ۳۱، ۲۶۰)

المستدرک علی الصحیحین چار جلدوں میں دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔ پہلی جلد ۱۳۳۴ھ میں اور باقی جلدیں بالترتیب ۱۳۴۰ھ تا ۱۳۴۲ھ تصحیح و تحشیہ کے بعد شائع ہوئی ہیں۔

امام ابوالحسن رزینؒ

ولادت ۴۷۱ھ وفات ۵۳۵ھ

نام رزین بن معاویہ، کنیت ابوالحسن۔

آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ مکہ معظمہ میں گزارا۔ مکہ معظمہ میں آپ نے ابومکتوم عیسیٰ بن ابی ذر الہروی اور حسین الطبری سے استفادہ کیا۔

تصنیف میں آپ کی مشہور کتاب التجرید ہے جس میں ابن ماجہ کے سوا، مؤطا امام مالک صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کی احادیث جمع کی ہیں۔ اور اس کے علاوہ وہ احادیث بھی جمع کی ہیں جو ان کتابوں میں نہیں تھیں۔

علامہ ابن اثیر الجزریؒ نے اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔

سنہ ۵۳۵ھ میں وفات پائی۔

امام ابی بکر الہیثمی، ولادت ۷۳۵ھ، وفات ۸۰۷ھ

نام، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الہیثمی۔